سورہ نمبر
(۲۰)

سُوْرَۃُ طٰہٰ

مع کنزالایمان وخزائن العرفان

الاسلامی.نیٹ

www.AL ISLAMI.NET

سُوْرَةُ طٰهٰ

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا پورا قرآن اہل جنت کے سامنے رکھا جائے گا وہ سورہ طہ ویسٓ کے علاوہ کوئی قرآن کا حصہ نہ پڑھیں گے بلاشبہ جنت والے جنت میں یہ دونوں سورتیں پڑھیں گے۔ (درمنثور ص:۲۸۸، ج:۴، ابن مردویہ)

ماخوذ: فضائل قرآن، مطبوعہ المجمع الاسلامی، مبارک پور

سُوْرَةُ طٰهٰ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ مِائَةٌ وَخَمْسٌ وَثَلٰثُوْنَ اٰيَةً وَثَمَانُ رُكُوْعَاتٍ

سورہ طٰہٰ مکی ہے۔ اس میں ۱۳۵ آیتیں اور آٹھ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف

طٰهٰ ﴿١﴾ مَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰٓى ﴿٢﴾ اِلَّا تَذْكِرَةً لِّمَنْ يَّخْشٰى ﴿٣﴾

اے محبوب ہم نے تم پر یہ قرآن اس لیے نہ اتارا کہ تم مشقت میں پڑو ف ہاں اسکو نصیحت جو ڈر رکھتا ہو ف

تَنْزِيْلًا مِّمَّنْ خَلَقَ الْاَرْضَ وَالسَّمٰوٰتِ الْعُلٰى ﴿٤﴾ اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ

اس کا اتارا ہوا جس نے زمین اور اونچے آسمان بنائے وہ بڑی مہر والا اس نے عرش پر

اسْتَوٰى ﴿٥﴾ لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَمَا تَحْتَ

استوی فرمایا (جیسا اسکی شان کے لائق ہے) اسکا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں اور جو کچھ انکے بیچ میں اور جو کچھ اس گیلی مٹی کے

الثَّرٰى ﴿٦﴾ وَاِنْ تَجْهَرْ بِالْقَوْلِ فَاِنَّهٗ يَعْلَمُ السِّرَّ وَاَخْفٰى ﴿٧﴾ اَللّٰهُ لَآ

نیچے ہے ف اور اگر تو بات پکار کر کہے تو وہ تو بھید کو جانتا ہے اور اسے جو اس سے بھی زیادہ چھپا ہے ف اللہ کہ

اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ﴿٨﴾ وَهَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ مُوْسٰى ﴿٩﴾

اسکے سوا کسی کی بندگی نہیں اسی کے ہیں سب اچھے نام ف اور کچھ تمہیں موسیٰ کی خبر آئی ف

اِذْ رَاٰ نَارًا فَقَالَ لِاَهْلِهِ امْكُثُوْٓا اِنِّىْٓ اٰنَسْتُ نَارًا لَّعَلِّىْٓ اٰتِيْكُمْ مِّنْهَا

جب اس نے ایک آگ دیکھی تو اپنی بی بی سے کہا ٹھہرو مجھے ایک آگ نظر پڑی ہے شاید میں تمہارے لیے اس میں سے

ع ١٦ — منزل ٤

ف سورۂ طٰہٰ مکیہ ہے اسمیں آٹھ رکوع ایک سو پینتیس آیتیں اور ایک ہزار چھ سو اکتالیس کلمے اور پانچ ہزار دو سو بیالیس حرف ہیں ف اور رتمام شب کے قیام کی تکلیف اٹھاو شانِ نزول سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم عبادت میں بہت جہد فرماتے تھے اور تمام شب قیام میں گزارتے یہاں تک کہ قدم مبارک ورم کر آتے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور جبریل علیہ السلام نے حاضر ہو کر بحکم الٰہی عرض کیا کہ اپنے نفس پاک کو کچھ راحت دیجیے اسکا بھی حق ہے ایک قول یہ بھی ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم لوگوں کے کفر اور انکے ایمان سے محروم رہنے پر بہت زیادہ متاسف و متحسر رہتے تھے اور خاطر مبارک پر اس سبب سے رنج و ملال رہا کرتا تھا اس آیت میں فرمایا گیا کہ آپ رنج و ملال کی کوفت نہ اٹھائیں قرآن پاک آپکی مشقت کیلئے نازل نہیں کیا گیا ہے ف وہ اس سے نفع اٹھائیگا اور ہدایت پائے گا ف جو ساتوں زمینوں کے نیچے ہے مراد یہ ہے کہ کائنات میں جو کچھ ہے عرش و سماوات زمین و تحت الثریٰ کچھ ہو کہیں ہو سب کا مالک اللہ ہے ف سر یعنی بھید وہ ہے جسکو آدمی رکھتا اور چھپاتا ہے اور اس سے زیادہ پوشیدہ وہ ہے جسکو انسان کرنے والا ہے مگر ابھی جانتا بھی نہیں نہ اس سے اسکا ارادہ متعلق ہوا نہ اس تک خیال پہنچا ایک قول یہ ہے کہ بھید سے مراد وہ ہے جسکو انسانوں سے چھپاتا ہے اور اس سے زیادہ چھپی ہوئی چیز وسوسہ ہے ایک قول یہ ہے کہ بھید بندہ کا وہ ہے جسے بندہ خود جانتا ہے اور اللہ تعالی جانتا ہے اس سے زیادہ پوشیدہ ربانی اسرار ہیں جنکو اللہ جانتا ہے بندہ نہیں جانتا آیت میں تنبیہ ہے کہ آدمی کو قبائح افعال سے پرہیز کرنا چاہیے وہ ظاہرہ ہوں یا باطنہ کیونکہ اللہ تعالی سے کچھ چھپا نہیں اور اس میں نیک اعمال پر ترغیب بھی ہے کہ طاعت ظاہرہ ہو یا باطن اللہ سے چھپی نہیں وہ جزا عطا فرمائے گا تفسیر بیضاوی میں قول سے ذکر الٰہی اور دعا مراد لی ہے اور فرمایا ہے کہ اس آیت میں اس پر تنبیہ کی گئی ہے کہ ذکر و دعا میں جہر اللہ تعالی کو سنانے کیلئے نہیں ہے بلکہ ذکر کو نفس میں راسخ کرنے اور نفس کو غیر کیساتھ مشغولی سے روکنے اور باز رکھنے کے لیے ہے ف وہ واحد بالذات ہے اور اسماء و صفات عبارات ہیں اور ظاہر ہے کہ تعدد عبارات تعدد معنی کو مقتضی نہیں ہیں ف حضرت موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کے احوال کا بیان فرمایا گیا تاکہ معلوم ہو کہ انبیاء علیہم السلام جو درجہ علیا پاتے ہیں وہ ادائے فرائض نبوت و رسالت میں کسقدر مشقتیں برداشت کرتے اور کیسے کیسے شدائد پر صبر فرماتے ہیں یہاں حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس سفر کا واقعہ بیان فرمایا جاتا ہے جبکہ آپ مدین سے مصر کی طرف حضرت شعیب علیہ الصلاۃ والسلام سے اجازت لیکر اپنی والدہ ماجدہ سے ملنے کے لیے روانہ ہوئے تھے آپ کے اہل بیت ہمراہ تھے اور آپ نے بادشاہان شام کے اندیشہ سے سڑک چھوڑ کر جنگل میں قطع مسافت اختیار فرمائی بی بی صاحبہ حاملہ تھیں چلتے چلتے طور کے غربی جانب پہنچے یہاں رات کے وقت بی بی صاحبہ کو دردِ زہ شروع ہوا یہ رات اندھیری تھی برف پڑ رہا تھا سردی شدت کی تھی آپ کو دور سے آگ معلوم ہوئی۔

ف وہاں ایک درخت سر سبز و شاداب دیکھا جو اوپر سے نیچے تک نہایت روشن تھا جتنا اسکے قریب جاتے ہیں دور ہوتا ہے جب ٹھہر جاتے ہیں قریب ہوتا ہے اسوقت آپ کو ف ۲ کہ اس میں تواضع اور
بقعۂ معظمہ کا احترام اور وادی مقدس کی خاک سے حصول برکت کا موقع ہے ف ۳ طویٰ وادی مقدس کا نام ہے جہاں یہ واقعہ پیش آیا ف ۴ تیری قوم میں سے نبوت و رسالت و شرف کلام کے ساتھ
مشرف فرمایا یہ ندا حضرت موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام نے اپنے ہر جزو بدن سے سنی اور قوت سامعہ ایسی عام ہوئی کہ تمام جسم اقدس کان بنگیا

بِقَبَسٍ اَوْ اَجِدُ عَلَى النَّارِ هُدًى ﴿۱۰﴾ فَلَمَّاۤ اَتٰىهَا نُوْدِیَ یٰمُوْسٰى ﴿۱۱﴾
کوئی چنگاری لاؤں یا آگ پر راستہ پاؤں پھر جب آگ کے پاس آیا ف ۱ ندا فرمائی گئی کہ اے موسیٰ

اِنِّیْۤ اَنَا رَبُّكَ فَاخْلَعْ نَعْلَیْكَ ۚ اِنَّكَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ﴿۱۲﴾
بیشک میں تیرا رب ہوں تو تو اپنے جوتے اُتار ڈال ف ۲ بیشک تو پاک جنگل طویٰ میں ہے ف ۳

وَ اَنَا اخْتَرْتُكَ فَاسْتَمِعْ لِمَا یُوْحٰى ﴿۱۳﴾ اِنَّنِیْۤ اَنَا اللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ
اور میں نے تجھے پسند کیا ف ۴ اب کان لگا کر سن جو تجھے وحی ہوتی ہے بیشک میں ہی ہوں اللہ کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں

اَنَا فَاعْبُدْنِیْ ۙ وَ اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِیْ ﴿۱۴﴾ اِنَّ السَّاعَةَ اٰتِیَةٌ
تو میری بندگی کر اور میری یاد کے لیے نماز قائم رکھ ف ۵ بیشک قیامت آنے والی ہے قریب تھا

اَكَادُ اُخْفِیْهَا لِتُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍۭ بِمَا تَسْعٰى ﴿۱۵﴾ فَلَا یَصُدَّنَّكَ عَنْهَا
کہ میں اسے سب سے چھپاؤں ف ۶ کہ ہر جان اپنی کوشش کا بدلہ پائے ف ۷ تو ہرگز تجھے ف ۸ اسکے ماننے سے

مَنْ لَّا یُؤْمِنُ بِهَا وَ اتَّبَعَ هَوٰىهُ فَتَرْدٰى ﴿۱۶﴾ وَ مَا تِلْكَ بِیَمِیْنِكَ
وہ باز نہ رکھے جو اسپر ایمان نہیں لاتا اور اپنی خواہش کے پیچھے چلا ف ۹ پھر تو ہلاک ہو جائے اور یہ تیرے داہنے ہاتھ میں

یٰمُوْسٰى ﴿۱۷﴾ قَالَ هِیَ عَصَایَ ۚ اَتَوَكَّؤُا عَلَیْهَا وَ اَهُشُّ بِهَا عَلٰى
کیا ہے اے موسیٰ ف ۱۰ عرض کی یہ میرا عصا ہے ف ۱۱ میں اسپر تکیہ لگاتا ہوں اور اس سے اپنی بکریوں پر پتے

غَنَمِیْ وَ لِیَ فِیْهَا مَاٰرِبُ اُخْرٰى ﴿۱۸﴾ قَالَ اَلْقِهَا یٰمُوْسٰى ﴿۱۹﴾ فَاَلْقٰىهَا
جھاڑتا ہوں اور میرے اس میں اور کام ہیں ف ۱۲ فرمایا اسے ڈال دے اے موسیٰ تو موسیٰ نے ڈال دیا

فَاِذَا هِیَ حَیَّةٌ تَسْعٰى ﴿۲۰﴾ قَالَ خُذْهَا وَ لَا تَخَفْ ٙ سَنُعِیْدُهَا سِیْرَتَهَا
تو جبھی وہ دوڑتا ہوا سانپ ہو گیا ف ۱۳ فرمایا اسے اُٹھا لے اور ڈر نہیں اب ہم اسے پھر پہلی طرح

الْاُوْلٰى ﴿۲۱﴾ وَ اضْمُمْ یَدَكَ اِلٰى جَنَاحِكَ تَخْرُجْ بَیْضَآءَ مِنْ غَیْرِ سُوْٓءٍ اٰیَةً
کر دینگے ف ۱۴ اور اپنا ہاتھ اپنے بازو سے ملا ف ۱۵ خوب سپید نکلے گا بے کسی مرض کے ف ۱۶

اُخْرٰى ﴿۲۲﴾ لِنُرِیَكَ مِنْ اٰیٰتِنَا الْكُبْرٰى ﴿۲۳﴾ اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ﴿۲۴﴾ قَالَ رَبِّ اشْرَحْ
ایک اور نشانی ف ۱۷ کہ ہم تجھے اپنی بڑی بڑی نشانیاں دکھائیں فرعون کے پاس جا ف ۱۸ اُسنے سر اٹھایا ف ۱۹ عرض کی اے میرے رب

لِیْ صَدْرِیْ ﴿۲۵﴾ وَ یَسِّرْ لِیْۤ اَمْرِیْ ﴿۲۶﴾ وَ احْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِیْ ﴿۲۷﴾ یَفْقَهُوْا قَوْلِیْ
میرے لیے میرا سینہ کھولدے ف ۲۰ اور میرے لیے میرا کام آسان کر اور میری زبان کی گرہ کھولدے ف ۲۱ کہ وہ میری بات سمجھیں

ع ۲۴ ۱۰

منزل ۴

سبحان اللہ ف ۵ تاکہ تو اس میں مجھے یاد کرے اور میری یاد میں اخلاص ہو اور میری رضا مقصود ہو کوئی دوسری غرض نہ ہو اسی طرح ریا کا دخل نہ ہو یا یہ معنی ہیں کہ تو میری نماز قائم رکھ تاکہ میں تجھے اپنی رحمت سے یاد فرماؤں فائدہ اس سے معلوم ہوا کہ ایمان کے بعد اعظم فرائض نماز ہے ف ۶ اور بندوں کو اسکے آنے کی خبر نہ دوں اور اسکے آنے کی خبر نہ دیجاتی اگر اس خبر دینے میں یہ حکمت نہ ہوتی ف ۷ اور اسکے خوف کر معاصی ترک کرے نیکیاں زیادہ کرے اور ہر وقت توبہ کرتا رہے ف ۸ اے امت موسیٰ خطاب بظاہر حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ہے اور مراد اس سے آپ کی اُمت ہے۔ (مدارک) ف ۹ اگر تو اس کا کہنا مانے اور قیامت پر ایمان نہ لائے تو ف ۱۰ اس سوال کی حکمت یہ ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام اپنے عصا کو دیکھ لیں اور یہ بات قلب میں خوب راسخ ہو جائے کہ یہ عصا ہے تاکہ جسوقت وہ سانپ کی شکل میں ہو تو آپ کی خاطر مبارک پر کوئی پریشانی نہ ہو یا یہ حکمت ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کو مانوس کیا جائے تاکہ ہیبت مکالمت کا اثر کم ہو (مدارک وغیرہ) ف ۱۱ اس عصا میں اوپر کیجانب دو شاخیں تھیں اور اس کا نام نبعہ تھا ف ۱۲ مثل توشہ اور پانی اٹھانے اور موذی جانوروں کو دفع کرنے اور اعداء سے محاربہ میں کام لینے وغیرہ کے ان فوائد کا ذکر کرنا بطریق شکر نعم الٰہیہ تھا اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ف ۱۳ اور قدرت الٰہی دکھائی گئی کہ جو عصا ہاتھ میں رہتا تھا اور اتنے کاموں میں آتا تھا اب اچانک وہ ایسا ہیبت ناک اژدہا بن گیا یہ حال دیکھکر حضرت موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کو خوف ہوا تو اللہ تعالیٰ نے اُنسے ف ۱۴ یہ فرماتے ہی خوف جاتا رہا حتیٰ کہ آپ نے اپنا دست مبارک اس کے منہ میں ڈالدیا اور وہ آپ کے ہاتھ لگاتے ہی مثل سابق عصا بن گیا اب اسکے بعد ایک اور معجزہ عطا فرمایا جسکی نسبت ارشاد فرمایا ف ۱۵ یعنی کف دست راست بائیں بازو سے بغل کے نیچے ملا کر نکالیے تو آفتاب کی طرح چمکتا نگاہوں کو خیرہ کرتا اور ف ۱۶ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ حضرت موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کے دست مبارک سے رات دن میں آفتاب کی طرح نور ظاہر ہوتا تھا اور یہ معجزہ آپ کے اعظم معجزات میں سے ہے جب آپ دوبارہ اپنا دست مبارک بغل کے نیچے رکھکر بازو سے ملاتے تو وہ دست اقدس حالت سابقہ پر آجاتا تھا ف ۱۷ آپ کے صدق نبوت کی عصا کے بعد اس نشانی کو بھی لیجیے ف ۱۸ رسول ہو کر ف ۱۹ اور کفر میں حد سے گزر گیا اور الوہیت کا دعویٰ کرنے لگا ف ۲۰ اور اسے تحمل رسالت کے لیے وسیع فرما دے ف ۲۱ جو خوردسالی میں آگ کا انگارہ منہ میں رکھ لینے سے پڑ گئی ہے اور اس کا واقعہ یہ تھا کہ بچپن میں آپ ایک روز فرعون کی گود میں تھے آپ نے اس کی ڈاڑھی پکڑ کر اس کے منہ پر زور سے طمانچہ مارا اس پر اُسے غصہ آیا اور اس نے آپکے قتل کا ارادہ کیا آسیہ نے کہا کہ اے بادشاہ یہ نادان بچہ ہے کیا سمجھے تو چاہے تو تجربہ کر لے اس تجربہ کے لیے ایک طشت میں آگ اور ایک طشت میں یاقوت سرخ آپ کے سامنے پیش کیے گئے آپ نے یاقوت لینا چاہا مگر فرشتہ نے آپ کا ہاتھ انگارہ پر رکھدیا اور وہ انگارا آپ کے منہ میں دیدیا اس سے زبان مبارک جل گئی اور لکنت پیدا ہو گئی اُس کے لیے آپ نے یہ دعا کی۔

ف۱ جو میرا معاون اور معتمد ہو ف۲ یعنی امر نبوت و تبلیغ رسالت میں ف۳ نمازوں میں بھی اور خارج نماز بھی ف۴ ہمارے احوال کا عالم ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی اس درخواست پر اللہ تعالیٰ نے ف۵ اس سے قبل ف۶ دل میں ڈال کر یا خواب کے ذریعہ سے جبکہ انھیں آپ کی ولادت کے وقت فرعون کی طرف سے آپ کو قتل کر ڈالنے کا اندیشہ ہوا ف۷ یعنی نیل میں ف۸ یعنی فرعون چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ نے ایک صندوق بنایا اور اس میں روئی بچھائی اور حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس میں رکھکر صندوق بند کردیا اور اس کی درزیں روغن قیر سے بند کردیں آپ اس صندوق کے اندر پانی میں پہنچے پھر اس صندوق کو دریائے نیل میں بہادیا اس دریا سے ایک بڑی نہر نکل کر فرعون کے محل میں گزرتی تھی فرعون مع اپنی بی بی آسیہ کے نہر کے کنارہ بیٹھا تھا نہر میں صندوق آتا دیکھکر اس نے غلاموں اور کنیزوں کو اس کے نکالنے کا حکم دیا وہ صندوق نکال کر سامنے لایا گیا کھولا تو اس میں ایک نورانی شکل فرزند جس کی پیشانی سے وجاہت و اقبال کے آثار نمودار تھے نظر آیا دیکھتے ہی فرعون کے دل میں ایسی محبت پیدا ہوئی کہ وہ وارفتہ ہو گیا اور عقل و حواس بجانہ رہے اپنے اختیار سے باہر ہو گیا اس کی نسبت اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے

ف۹ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے انھیں محبوب بنایا اور خلق کا محبوب کردیا اور جس کو اللہ تبارک و تعالیٰ اپنی محبوبیت سے نوازتا ہے قلوب میں اس کی محبت پیدا ہو جاتی ہے جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہوا یہی حال حضرت موسیٰ علیہ السلام کا تھا جو آپ کو دیکھتا تھا اسی کے دل میں آپ کی محبت پیدا ہو جاتی تھی قتادہ نے کہا کہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آنکھوں میں ایسی ملاحت تھی جسے دیکھکر ہر دیکھنے والے کے دل میں محبت جوش مارنے لگتی تھی

منزل ۴

ف۱۰ یعنی میری حفاظت و نگہبانی میں پرورش پائے

ف۱۱ جسکا نام مریم تھا تاکہ وہ آپ کے حال کا تجسس کرے اور معلوم کرے کہ صندوق کہاں پہنچا آپ کس کے ہاتھ آئے جب اس نے دیکھا کہ صندوق فرعون کے پاس پہنچا اور وہاں دودھ پلانے کے لیے دائیاں حاضر کی گئیں اور آپ نے کسی کی چھاتی کو منھ نہ لگایا تو آپ کی بہن نے

ف۱۲ ان لوگوں نے اس کو منظور کیا وہ اپنی والدہ کو لے گئیں آپ نے انکا دودھ قبول فرمایا۔

ف۱۳ آپ کے دیدار سے

ف۱۴ یعنی غم فراق دور ہوا اسکے بعد حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک اور واقعہ کا ذکر فرمایا جاتا ہے

ف۱۵ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرعون کی قوم کے ایک کافر کو مارا تھا وہ مر گیا کہا گیا ہے کہ اسوقت آپکی عمر شریف بارہ سال کی تھی اس واقعہ پر آپ کو فرعون کی طرف سے اندیشہ ہوا ف۱۶ محنتوں میں ڈالکر اور ان سے خلاصی عطا فرما کر ف۱۷ مدین ایک شہر ہے مصر سے آٹھ منزل فاصلہ پر یہاں حضرت شعیب علیہ الصلوٰۃ والسلام رہتے تھے حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام مصر سے مدین آئے اور کئی برس تک حضرت شعیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس اقامت فرمائی اور انکی صاحبزادی صفورا کے ساتھ آپ کا نکاح ہوا ف۱۸ یعنی اپنی عمر کے چالیسویں سال اور یہ وہ سن ہے کہ انبیاء کی طرف اس سن میں وحی کی جاتی ہے ف۱۹ اپنی وحی اور رسالت کے لیے تاکہ تو میرے ارادہ اور میری محبت پر تصرف کرے اور میری حجت پر قائم رہے اور میرے اور میری خلق کے درمیان خطاب پہنچانے والا ہو ف۲۰ یعنی معجزات۔

وَاجْعَلْ لِّيْ وَزِيْرًا مِّنْ اَهْلِيْ ۝۲۹ هٰرُوْنَ اَخِي ۝۳۰ اشْدُدْ بِهٖٓ اَزْرِيْ ۝۳۱

اور میرے لیے میرے گھر والوں میں سے ایک وزیر کردے ف۱ وہ کون میرا بھائی ہارون اس سے میری کمر مضبوط کر

وَاَشْرِكْهُ فِيْٓ اَمْرِيْ ۝۳۲ كَيْ نُسَبِّحَكَ كَثِيْرًا ۝۳۳ وَّنَذْكُرَكَ

اور اُسے میرے کام میں شریک کر ف۲ کہ ہم بکثرت تیری پاکی بولیں اور بکثرت تیری یاد کریں

كَثِيْرًا ۝۳۴ اِنَّكَ كُنْتَ بِنَا بَصِيْرًا ۝۳۵ قَالَ قَدْ اُوْتِيْتَ سُؤْلَكَ يٰمُوْسٰى ۝۳۶

ف۳ بیشک تو ہمیں دیکھ رہا ہے ف۴ فرمایا اے موسیٰ تیری مانگ تجھے عطا ہوئی

وَلَقَدْ مَنَنَّا عَلَيْكَ مَرَّةً اُخْرٰٓى ۝۳۷ اِذْ اَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اُمِّكَ مَا

اور بیشک ہم نے ف۵ تجھ پر ایک بار اور احسان فرمایا جب ہم نے تیری ماں کو الہام کیا جو الہام کرنا تھا

يُوْحٰٓى ۝۳۸ اَنِ اقْذِفِيْهِ فِي التَّابُوْتِ فَاقْذِفِيْهِ فِي الْيَمِّ

ف۶ کہ اس بچے کو صندوق میں رکھ کر دریا میں ف۷ ڈال دے

فَلْيُلْقِهِ الْيَمُّ بِالسَّاحِلِ يَاْخُذْهُ عَدُوٌّ لِّيْ وَعَدُوٌّ لَّهٗ ۭ وَاَلْقَيْتُ

تو دریا اسے کنارے پر ڈالے کہ اُسے وہ اٹھالے جو میرا دشمن اور اسکا دشمن ف۸ اور میں نے

عَلَيْكَ مَحَبَّةً مِّنِّيْ ڬ وَلِتُصْنَعَ عَلٰي عَيْنِيْ ۝۳۹ اِذْ تَمْشِيْٓ اُخْتُكَ

تجھ پر اپنی طرف کی محبت ڈالی ف۹ اور اسلیے کہ تو میری نگاہ کے سامنے تیار ہو ف۱۰ تیری بہن چلی ف۱۱

فَتَقُوْلُ هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰي مَنْ يَّكْفُلُهٗ ۭ فَرَجَعْنٰكَ اِلٰٓى اُمِّكَ

پھر کہا کیا میں تمھیں وہ لوگ بتادوں جو اس بچہ کی پرورش کریں ف۱۲ تو ہم تجھے تیری ماں کے پاس پھیر لائے

كَيْ تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ ڛ وَقَتَلْتَ نَفْسًا فَنَجَّيْنٰكَ مِنَ الْغَمِّ وَ

کہ اس کی آنکھ ف۱۳ ٹھنڈی ہو اور غم نہ کرے ف۱۴ اور تو نے ایک جان کو قتل کیا ف۱۵ تو ہم نے تجھے غم سے

فَتَنّٰكَ فُتُوْنًا ڭ فَلَبِثْتَ سِنِيْنَ فِيْٓ اَهْلِ مَدْيَنَ ڏ ثُمَّ جِئْتَ عَلٰي

نجات دی اور تجھے خوب جانچ لیا ف۱۶ تو تو کئی برس مدین والوں میں رہا ف۱۷ پھر تو ایک ٹھہرائے

قَدَرٍ يّٰمُوْسٰى ۝۴۰ وَاصْطَنَعْتُكَ لِنَفْسِيْ ۝۴۱ اِذْهَبْ اَنْتَ وَاَخُوْكَ

وعدہ پر حاضر ہوا اے موسیٰ ف۱۸ اور میں نے تجھے خاص اپنے لیے بنایا ف۱۹ تو اور تیرا بھائی دونوں میری نشانیاں ف۲۰

بِاٰيٰتِيْ وَلَا تَنِيَا فِيْ ذِكْرِيْ ۝۴۲ اِذْهَبَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ۝۴۳

لیکر جاؤ اور میری یاد میں سستی نہ کرنا دونوں فرعون کے پاس جاؤ بیشک اس نے سر اٹھایا

فَقُوْلَا لَهٗ قَوْلًا لَّيِّنًا لَّعَلَّهٗ يَتَذَكَّرُ اَوْ يَخْشٰى ﴿۴۴﴾ قَالَا رَبَّنَآ اِنَّنَا

تو اس سے نرم بات کہنا ف١ اس امید پر کہ وہ دھیان کرے یا کچھ ڈرے ف٢ دونوں نے عرض کیا اے ہمارے

نَخَافُ اَنْ يَّفْرُطَ عَلَيْنَآ اَوْ اَنْ يَّطْغٰى ﴿۴۵﴾ قَالَ لَا تَخَافَآ اِنَّنِيْ

رب بیشک ہم ڈرتے ہیں کہ وہ ہم پر زیادتی کرے یا شرارت سے پیش آئے فرمایا ڈرو نہیں میں تمہارے ساتھ ہوں

مَعَكُمَآ اَسْمَعُ وَاَرٰى ﴿۴۶﴾ فَاْتِيٰهُ فَقُوْلَآ اِنَّا رَسُوْلَا رَبِّكَ فَاَرْسِلْ

ف٣ سنتا اور دیکھتا ف٤ تو اس کے پاس جاؤ اور اس سے کہو کہ ہم تیرے رب کے بھیجے ہوئے ہیں

مَعَنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۙ وَلَا تُعَذِّبْهُمْ ۭ قَدْ جِئْنٰكَ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكَ ۭ وَ

تو اولاد یعقوب کو ہمارے ساتھ چھوڑ دے ف٥ اور انہیں تکلیف نہ دے ف٦ بیشک ہم تیرے پاس تیرے رب کیطرف کی نشانی لائے ہیں

السَّلٰمُ عَلٰي مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى ﴿۴۷﴾ اِنَّا قَدْ اُوْحِيَ اِلَيْنَآ اَنَّ الْعَذَابَ عَلٰي

ف٧ اور سلامتی اسے جو ہدایت کی پیروی کرے ف٨ بیشک ہماری طرف وحی ہوئی ہے کہ عذاب اس پر ہے

مَنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ﴿۴۸﴾ قَالَ فَمَنْ رَّبُّكُمَا يٰمُوْسٰى ﴿۴۹﴾ قَالَ رَبُّنَا الَّذِيْٓ

جو جھٹلائے ف٩ اور منہ پھیرے ف١٠ بولا تو تم دونوں کا خدا کون ہے اے موسیٰ کہا ہمارا رب وہ ہے جس نے

اَعْطٰي كُلَّ شَيْءٍ خَلْقَهٗ ثُمَّ هَدٰى ﴿۵۰﴾ قَالَ فَمَا بَالُ الْقُرُوْنِ الْاُوْلٰى ﴿۵۱﴾

ہر چیز کو اس کے لائق صورت دی ف١١ پھر راہ دکھائی ف١٢ بولا ف١٣ اگلی سنگتوں کا کیا حال ہے ف١٤

قَالَ عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّيْ فِيْ كِتٰبٍ ۚ لَا يَضِلُّ رَبِّيْ وَلَا يَنْسَى ﴿۵۲﴾ الَّذِيْ

کہا ان کا علم میرے رب کے پاس ایک کتاب میں ہے ف١٥ میرا رب نہ بہکے نہ بھولے وہ جس نے

جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ مَهْدًا وَّسَلَكَ لَكُمْ فِيْهَا سُبُلًا وَّاَنْزَلَ مِنَ السَّمَاۗءِ

تمہارے لیے زمین کو بچھونا کیا اور تمہارے لیے اس میں چلتی راہیں رکھیں اور آسمان سے پانی اتارا

مَاۗءً ۭ فَاَخْرَجْنَا بِهٖٓ اَزْوَاجًا مِّنْ نَّبَاتٍ شَتّٰى ﴿۵۳﴾ كُلُوْا وَارْعَوْا اَنْعَامَكُمْ ۭ

ف١٦ تو ہم نے اس سے طرح طرح کے سبزے کے جوڑے نکالے ف١٧ تم کھاؤ اور اپنے مویشیوں کو چراؤ ف١٨

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي النُّهٰى ﴿۵۴﴾ مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ

بیشک اس میں نشانیاں ہیں عقل والوں کو ہم نے زمین ہی سے تمہیں بنایا ف١٩ اور اسی میں تمہیں

وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى ﴿۵۵﴾ وَلَقَدْ اَرَيْنٰهُ اٰيٰتِنَا كُلَّهَا فَكَذَّبَ

پھر لے جائیں گے ف٢٠ اور اسی سے تمہیں دوبارہ نکالیں گے ف٢١ اور بیشک ہم نے اسے ف٢٢ اپنی سب نشانیاں ف٢٣ دکھائیں تو اس نے جھٹلایا

ف١ یعنی اسکو بنرمی نصیحت فرمانا اور نرمی کا حکم اس لیے تھا کہ اس نے بچپن میں آپکی خدمت کی تھی اور بعض مفسرین نے فرمایا کہ نرمی سے مراد یہ ہے کہ آپ اس سے وعدہ کریں کہ اگر وہ ایمان قبول کرے گا تو تمام عمر جوان رہے گا کبھی بڑھاپا نہ آئے گا اور مرتے دم تک اس کی سلطنت باقی رہے گی اور کھانے پینے اور نکاح کی لذتیں تا دم مرگ باقی رہیں گی اور بعد موت دخول جنت میسر آئیگا جب حضرت موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام نے فرعون سے یہ وعدے کیے تو اسکو یہ بات بہت پسند آئی لیکن وہ کسی کام پر بغیر مشورہ ہامان کے قطعی فیصلہ نہیں کرتا تھا ہامان موجود نہ تھا جب وہ آیا تو فرعون نے اسکو یہ خبر دی اور کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ہدایت پر ایمان قبول کرلوں ہامان کہنے لگا میں تو تجھکو عاقل و دانا سمجھتا تھا تو رب ہے بندہ بنا چاہتا ہے تو معبود ہے عابد بننے کی خواہش کرتا ہے فرعون نے کہا تو نے ٹھیک کہا ف٢ اور حضرت ہارون علیہ السلام مصر میں تھے اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو حکم کیا کہ وہ حضرت ہارون کے پاس آئیں اور حضرت ہارون علیہ السلام کو وحی کی کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ملیں چنانچہ وہ ایک منزل چلکر آپ سے ملے اور جو وحی انہیں ہوئی تھی اس کی حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اطلاع دی ف٢ یعنی آپ کی تعلیم و نصیحت اس امید کیساتھ ہونی چاہیے تاکہ آپ کیلیے اجر اور اس پر الزام حجت اور قطع عذر ہو جائے اور حقیقت میں ہونا تو وہی ہے جو تقدیر الٰہی ہے ف٣ اپنی مدد سے ف٤ اس کے قول و فعل کو ف٥ اور انہیں بندگی و اسیری سے رہا کر دے ف٦ محنت و مشقت کے سخت کام لے کر ف٧ یعنی معجزے جو ہمارے صدق نبوت کی دلیل ہیں فرعون نے کہا وہ کیا ہیں تو آپ نے معجزہ ید بیضا دکھایا ف٨ یعنی دونوں جہانوں میں اسکے لیے سلامتی ہے وہ عذاب سے محفوظ رہے گا ف٩ ہماری نبوت کو اور ان احکام کو جو ہم لائے ف١٠ ہماری ہدایت سے حضرت موسیٰ و حضرت ہارون علیہما السلام نے فرعون کو یہ پیغام پہنچا دیا تو وہ ف١١ ہاتھ کو اس کے لائق ایسی کہ کسی چیز کو پکڑ سکے پاؤں کو اسکے قابل کہ چل سکے زبان کو اسکے مناسب کہ بول سکے آنکھ کو اس کے موافق کہ دیکھ سکے کان کو ایسی کہ سن سکے ف١٢ اور اس کی معرفت دی کہ دنیا کی زندگانی اور آخرت کی سعادت کے لیے اللہ کی عطا کی ہوئی نعمتوں کو کس طرح کام میں لایا جائے ف١٣ فرعون ف١٤ یعنی جو امتیں گزر چکی ہیں مثل قوم نوح و عاد و ثمود کے جو بتوں کو پوجتے تھے اور بعث بعد الموت یعنی مرنے کے بعد زندہ کرکے اٹھائے جانے کے منکر تھے اس پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ف١٥ یعنی لوح محفوظ میں انکے تمام احوال مکتوب ہیں روز قیامت انہیں ان اعمال پر جزا دی جائے گی ف١٦ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا کلام تو یہاں تمام ہوگیا اب اللہ تعالیٰ اہل مکہ کو خطاب کرکے اس کی تتمیم فرماتا ہے ف١٧ یعنی قسم قسم کے سبزے مختلف رنگتوں خوشبوؤں شکلوں کے بعض آدمیوں کے لیے بعض جانوروں کے لیے ف١٨ یہ امر اباحت اور تذکیر نعمت کے لیے ہے یعنی ہم نے یہ سبزے نکالے تمہارے لیے انکا کھانا اور اپنے جانوروں کو چرانا مباح کرکے ف١٩ تمہارے جد اعلیٰ حضرت آدم علیہ السلام کو اس سے پیدا کرکے ف٢٠ تمہاری موت و دفن کے وقت ف٢١ روز قیامت ف٢٢ یعنی فرعون کو ف٢٣ یعنی کل آیات تسع جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کو عطا فرمائی تھیں۔

منزل ٤

ع ٢ ١١ ٢٠

وَأَبَىٰ ﴿٥٦﴾ قَالَ أَجِئْتَنَا لِتُخْرِجَنَا مِنْ أَرْضِنَا بِسِحْرِكَ يَٰمُوسَىٰ ﴿٥٧﴾

اور نہ مانا ف۱ بولا کیا تم ہمارے پاس اس لیے آئے ہو کہ ہمیں اپنے جادو کے سبب ہماری زمین سے نکالدو اے موسیٰ ف۲

فَلَنَأْتِيَنَّكَ بِسِحْرٍ مِّثْلِهِۦ فَٱجْعَلْ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ مَوْعِدًا لَّا نُخْلِفُهُۥ

تو ضرور ہم بھی تمھارے آگے ویسا ہی جادو لائیں گے ف۳ تو ہم میں اور اپنے میں ایک وعدہ ٹھہرادو جس سے

نَحْنُ وَلَآ أَنتَ مَكَانًا سُوًى ﴿٥٨﴾ قَالَ مَوْعِدُكُمْ يَوْمُ ٱلزِّينَةِ وَ

نہ ہم بدلیں نہ تم ہموار جگہ ہو موسیٰ نے کہا تمھارا وعدہ میلے کا دن ہے ف۴ اور

أَن يُحْشَرَ ٱلنَّاسُ ضُحًى ﴿٥٩﴾ فَتَوَلَّىٰ فِرْعَوْنُ فَجَمَعَ كَيْدَهُۥ ثُمَّ أَتَىٰ ﴿٦٠﴾

یہ کہ لوگ دن چڑھے جمع کیے جائیں ف۵ تو فرعون پھرا اور اپنے داؤں اکٹھے کیے ف۶ پھر آیا ف۷

قَالَ لَهُم مُّوسَىٰ وَيْلَكُمْ لَا تَفْتَرُوا۟ عَلَى ٱللَّهِ كَذِبًا فَيُسْحِتَكُم بِعَذَابٍ

ان سے موسیٰ نے کہا تمھیں خرابی ہو اللہ پر جھوٹ نہ باندھو ف۸ کہ وہ تمھیں عذاب کرکے ہلاک کردے

وَقَدْ خَابَ مَنِ ٱفْتَرَىٰ ﴿٦١﴾ فَتَنَٰزَعُوٓا۟ أَمْرَهُم بَيْنَهُمْ وَأَسَرُّوا۟ ٱلنَّجْوَىٰ ﴿٦٢﴾

اور بیشک نامراد رہا جس نے جھوٹ باندھا ف۹ تو اپنے معاملہ میں باہم مختلف ہوگئے ف۱۰ اور چھپ کر مشورت کی

قَالُوٓا۟ إِنْ هَٰذَٰنِ لَسَٰحِرَٰنِ يُرِيدَانِ أَن يُخْرِجَاكُم مِّنْ أَرْضِكُم

بولے بیشک یہ دونوں ف۱۱ ضرور جادوگر ہیں چاہتے ہیں کہ تمھیں تمھاری زمین سے اپنے جادو کے

بِسِحْرِهِمَا وَيَذْهَبَا بِطَرِيقَتِكُمُ ٱلْمُثْلَىٰ ﴿٦٣﴾ فَأَجْمِعُوا۟ كَيْدَكُمْ ثُمَّ ٱئْتُوا۟

زور سے نکالدیں اور تمھارا اچھا دین لیجائیں تو اپنا داؤں پکا کرلو پھر پرا باندھکر

صَفًّا وَقَدْ أَفْلَحَ ٱلْيَوْمَ مَنِ ٱسْتَعْلَىٰ ﴿٦٤﴾ قَالُوا۟ يَٰمُوسَىٰٓ إِمَّآ أَن تُلْقِىَ

آؤ اور آج مراد کو پہونچا جو غالب رہا بولے ف۱۲ اے موسیٰ یا تو تم ڈالو ف۱۳

وَإِمَّآ أَن نَّكُونَ أَوَّلَ مَنْ أَلْقَىٰ ﴿٦٥﴾ قَالَ بَلْ أَلْقُوا۟ ۖ فَإِذَا حِبَالُهُمْ وَ

یا ہم پہلے ڈالیں ف۱۴ موسیٰ نے کہا بلکہ تمھیں ڈالو ف۱۵ جبھی انکی رسیاں اور

عِصِيُّهُمْ يُخَيَّلُ إِلَيْهِ مِن سِحْرِهِمْ أَنَّهَا تَسْعَىٰ ﴿٦٦﴾ فَأَوْجَسَ فِى نَفْسِهِۦ

لاٹھیاں اُن کے جادو کے زور سے انکے خیال میں دوڑتی معلوم ہوئیں ف۱۶ تو اپنے جی میں

خِيفَةً مُّوسَىٰ ﴿٦٧﴾ قُلْنَا لَا تَخَفْ إِنَّكَ أَنتَ ٱلْأَعْلَىٰ ﴿٦٨﴾ وَأَلْقِ مَا فِى

موسیٰ نے خوف پایا ہم نے فرمایا ڈر نہیں بے شک تو ہی غالب ہے اور ڈال تو دے جو تیرے

ف۱ اور ان آیات کو سحر بتایا اور قبول حق سے انکار کیا اور

ف۲ یعنی ہمیں مصر سے نکال کر خود اسپر قبضہ کرو اور بادشاہ بنجاؤ

ف۳ اور جادو میں ہمارا تمھارا مقابلہ ہوگا

ف۴ اس میلہ سے فرعونیوں کا میلہ مراد ہے جو ان کی عید تھی اور اس میں وہ زینتیں کر کر کے جمع ہوتے تھے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ یہ دن عاشورا یعنی دسویں محرم کا تھا اور اس سال یہ تاریخ سنیچر کو واقع ہوئی تھی اس روز کو حضرت موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام نے اس لیے معین فرمایا کہ یہ روز انکی غایت شوکت کا دن تھا اسکو مقرر کرنا اپنے کمال قوت کا اظہار ہے نیز اس میں یہ بھی حکمت تھی کہ حق کا ظہور اور باطل کی رسوائی کے لیے ایسا ہی وقت مناسب ہے جبکہ اطراف و جوانب کے تمام لوگ مجتمع ہوں

ف۵ تاکہ خوب روشنی پھیل جائے اور دیکھنے والے باطمینان دیکھ سکیں اور ہر چیز صاف صاف نظر آئے

ف۶ کثیر التعداد جادوگروں کو جمع کیا

ف۷ وعدہ کے دن ان سب کو لیکر

ف۸ کسی کو اسکا شریک کرکے

ف۹ اللہ تعالیٰ پر

ف۱۰ یعنی جادوگر حضرت موسیٰ علیہ السلام کا یہ کلام سنکر آپس میں مختلف ہوگئے بعض کہنے لگے کہ یہ بھی ہماری مثل جادوگر ہیں بعض نے کہا کہ یہ باتیں ہی جادوگروں کی نہیں وہ اللہ پر جھوٹ باندھنے کو منع کرتے ہیں

منزل ۴

ف۱۱ یعنی حضرت موسیٰ و حضرت ہارون

ف۱۲ جادوگر

ف۱۳ پہلے اپنا عصا

ف۱۴ اپنے سامان سے ابتدا کریں جادوگروں نے ادباً حضرت موسیٰ علیہ السلام کی رائے مبارک پر چھوڑا اور اس کی برکت سے آخرکار اللہ تعالیٰ نے انھیں دولت ایمان سے مشرف فرمایا

ف۱۵ یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس لیے فرمایا کہ جو کچھ جادو کے مکر ہیں پہلے وہ سب ظاہر کرچکیں اس کے بعد آپ معجزہ دکھائیں اور حق باطل کو مٹائے اور معجزہ سحر کو باطل کرے تو دیکھنے والوں کو بصیرت و عبرت حاصل ہو چنانچہ جادوگروں نے رسیاں لاٹھیاں وغیرہ جو سامان لائے تھے سب ڈالدیا اور لوگوں کی نظر بندی کردی

ف۱۶ حضرت موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام نے دیکھا کہ زمین سانپوں سے بھر گئی اور میلوں کے میدان میں سانپ ہی سانپ دوڑ رہے ہیں اور دیکھنے والے اس باطل نظر بندی سے مسحور ہوگئے کہیں ایسا نہ ہو کہ بعض معجزہ دیکھنے سے پہلے ہی اسکے گرویدہ ہو جائیں اور معجزہ نہ دیکھیں۔

يَمِينِكَ تَلْقَفْ مَا صَنَعُوا ۖ إِنَّمَا صَنَعُوا كَيْدُ سَاحِرٍ ۖ وَلَا يُفْلِحُ السَّاحِرُ
دہنے ہاتھ میں ہے ف۱ اور ان کی بناوٹوں کو نگل جائے گا وہ جو بنا کر لائے ہیں وہ تو جادوگر کا فریب ہے
حَيْثُ أَتَىٰ ﴿٦٩﴾ فَأُلْقِيَ السَّحَرَةُ سُجَّدًا قَالُوا آمَنَّا بِرَبِّ هَارُونَ وَ
اور جادوگر کا بھلا نہیں ہوتا کہیں آوے ف۲ تو سب جادوگر سجدے میں گرا لیے گئے بولے ہم اس پر ایمان لائے جو ہارون اور
مُوسَىٰ ﴿٧٠﴾ قَالَ آمَنتُمْ لَهُ قَبْلَ أَنْ آذَنَ لَكُمْ ۖ إِنَّهُ لَكَبِيرُكُمُ
موسیٰ کا رب ہے ف۳ فرعون بولا کیا تم اس پر ایمان لائے قبل اس کے کہ میں تمہیں اجازت دوں بیشک وہ تمہارا بڑا ہے جس نے
الَّذِي عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ ۖ فَلَأُقَطِّعَنَّ أَيْدِيَكُمْ وَأَرْجُلَكُم مِّنْ خِلَافٍ
تم سب کو جادو سکھایا ف۴ تو مجھے قسم ہے ضرور میں تمہارے ایک طرف کے ہاتھ اور دوسری طرف کے پاؤں کاٹوں گا
وَلَأُصَلِّبَنَّكُمْ فِي جُذُوعِ النَّخْلِ وَلَتَعْلَمُنَّ أَيُّنَا أَشَدُّ عَذَابًا وَ
ف۵ اور تمہیں کھجور کے ڈھنڈ پر سولی چڑھاؤں گا اور ضرور تم جان جاؤ گے کہ ہم میں کس کا عذاب سخت اور
أَبْقَىٰ ﴿٧١﴾ قَالُوا لَن نُّؤْثِرَكَ عَلَىٰ مَا جَاءَنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ وَالَّذِي فَطَرَنَا
دیرپا ہے ف۶ بولے ہم ہرگز تجھے ترجیح نہ دیں گے ان روشن دلیلوں پر جو ہمارے پاس آئیں ف۷ ہمیں اپنے پیدا کرنے والے کی
فَاقْضِ مَا أَنتَ قَاضٍ ۖ إِنَّمَا تَقْضِي هَٰذِهِ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا ﴿٧٢﴾ إِنَّا
قسم تو تو کر چک جو تجھے کرنا ہے ف۸ تو اس دنیا ہی کی زندگی میں تو کرے گا ف۹ بیشک
آمَنَّا بِرَبِّنَا لِيَغْفِرَ لَنَا خَطَايَانَا وَمَا أَكْرَهْتَنَا عَلَيْهِ مِنَ السِّحْرِ ۗ وَاللَّهُ
ہم اپنے رب پر ایمان لائے کہ وہ ہماری خطائیں بخش دے اور وہ جو تو نے ہمیں مجبور کیا جادو پر ف۱۰ اور اللہ
خَيْرٌ وَأَبْقَىٰ ﴿٧٣﴾ إِنَّهُ مَن يَأْتِ رَبَّهُ مُجْرِمًا فَإِنَّ لَهُ جَهَنَّمَ لَا يَمُوتُ فِيهَا
بہتر ہے ف۱۱ اور سب سے زیادہ باقی رہنے والا ف۱۲ بیشک جو اپنے رب کے حضور مجرم ف۱۳ ہو کر آئے تو ضرور اس کے لیے جہنم ہے جس میں نہ مرے
وَلَا يَحْيَىٰ ﴿٧٤﴾ وَمَن يَأْتِهِ مُؤْمِنًا قَدْ عَمِلَ الصَّالِحَاتِ فَأُولَٰئِكَ لَهُمُ
ف۱۴ نہ جیے ف۱۵ اور جو اس کے حضور ایمان کے ساتھ آئے کہ اچھے کام کیے ہوں ف۱۶ تو انہیں کے
الدَّرَجَاتُ الْعُلَىٰ ﴿٧٥﴾ جَنَّاتُ عَدْنٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ
درجے اونچے بسنے کے باغ جن کے نیچے نہریں بہیں ہمیشہ ان میں رہیں
فِيهَا ۚ وَذَٰلِكَ جَزَاءُ مَن تَزَكَّىٰ ﴿٧٦﴾ وَلَقَدْ أَوْحَيْنَا إِلَىٰ مُوسَىٰ أَنْ
اور یہ صلہ ہے اس کا جو پاک ہوا ف۱۷ اور بیشک ہم نے موسیٰ کو وحی کی ف۱۸

منزل ۴

الثلثة

ع ۳ ۲۲ ۱۲

ف۱ یعنی اپنا عصا
ف۲ پھر حضرت موسیٰ علیہ الصلاۃ والتسلیمات نے اپنا عصا ڈالا وہ جادوگروں کے تمام اژدہوں اور سانپوں کو نگل گیا اور آدمی اس کے خوف سے گھبرا گئے حضرت موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام نے اسے اپنے دست مبارک میں لیا تو مثل سابق عصا ہو گیا یہ دیکھ کر جادوگروں کو یقین ہوا کہ یہ معجزہ ہے جس سے سحر مقابلہ نہیں کر سکتا اور جادو کی فریب کاری اس کے سامنے قائم نہیں رہ سکتی
ف۳ سبحان اللہ کیا عجیب حال تھا جن لوگوں نے ابھی کفر و جحود کے لیے رسیاں اور عصا ڈالے تھے یہ معجزہ دیکھ کر انھوں نے شکر و سجود کے لیے سر جھکا دیئے اور گردنیں ڈال دیں منقول ہے کہ اس سجدے میں انھیں جنت اور دوزخ دکھائی گئی اور انھوں نے جنت میں اپنے منازل دیکھ لیے
ف۴ یعنی جادو میں وہ استاد کامل اور تم سب سے فائق ہے (معاذ اللہ)
ف۵ یعنی دہنے ہاتھ اور بائیں پاؤں
ف۶ اس سے فرعون ملعون کی مراد یہ تھی کہ اس کا عذاب سخت تر ہے یا رب العالمین کا فرعون کا یہ متکبرانہ کلمہ سنکر وہ جادوگر
ف۷ ید بیضا اور عصائے موسیٰ بعض مفسرین نے کہا ہے کہ انکا استدلال یہ تھا کہ اگر تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے معجزہ کو بھی سحر کہتا ہے تو بتا وہ رسے اور لاٹھیاں کہاں گئیں بعض مفسرین کہتے ہیں کہ بینات سے مراد جنت اور اس میں اپنے منازل کا دیکھنا ہے
ف۸ ہمیں اس کی کچھ پرواہ نہیں
ف۹ آگے تو تیری کچھ مجال نہیں اور دنیا زائل اور یہاں کی ہر چیز فنا ہونے والی ہے تو مہربان بھی ہو تو بقائے دوام نہیں دے سکتا پھر زندگانی دنیا اور اس کی راحتوں کے زوال کا کیا غم بالخصوص اس کو جو جانتا ہے کہ آخرت میں اعمال دنیا کی جزا ملے گی
ف۱۰ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مقابلہ میں بعض مفسرین نے فرمایا کہ فرعون نے جب جادوگروں کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مقابلے کیلیے بلایا تھا تو جادوگروں نے فرعون سے کہا تھا کہ ہم حضرت موسیٰ علیہ السلام کو سوتا ہوا دیکھنا چاہتے ہیں چنانچہ اسکی کوشش کی گئی اور انھیں ایسا موقع بہم پہنچا دیا گیا انھوں نے دیکھا کہ حضرت خواب میں ہیں اور عصائے شریف پہرہ دے رہا ہے یہ دیکھ کر جادوگروں نے فرعون سے کہا کہ موسیٰ جادوگر نہیں ہیں کیونکہ جادوگر جب سوتا ہے اس وقت اسکا جادو کام نہیں کرتا مگر فرعون نے انھیں جادو کرنے پر مجبور کیا اس کی مغفرت کے وہ اللہ تعالیٰ سے طالب اور امیدوار ہیں ف۱۱ فرمانبرداروں کو ثواب دینے میں ف۱۲ بلحاظ عذاب کرنے کے نافرمانوں پر ف۱۳ یعنی کافر مثل فرعون کے ف۱۴ کہ مر کر ہی اس سے چھوٹ سکے ف۱۵ ایسا جینا جس سے کچھ نفع اٹھا سکے ف۱۶ یعنی جنکا ایمان پر خاتمہ ہوا ہو اور انھوں نے اپنی زندگی میں نیک عمل کیے ہوں فرائض اور نوافل بجا لائے ہوں ف۱۷ کفر کی نجاست اور معاصی کی گندگی سے ف۱۸ جبکہ فرعون معجزات دیکھ کر راہ پر نہ آیا اور پند پذیر نہ ہوا اور بنی اسرائیل پر ظلم و ستم اور زیادہ کرنے لگا۔

أَسْرِ بِعِبَادِي فَاضْرِبْ لَهُمْ طَرِيقًا فِي الْبَحْرِ يَبَسًا لَّا تَخَافُ دَرَكًا

کہ راتوں رات میرے بندوں کو لے چل ف۱ اور ان کے لیے دریا میں سوکھا راستہ نکال دے ف۲ تجھے ڈر نہ ہوگا کہ فرعون آلے

وَّلَا تَخْشَىٰ ﴿٧٧﴾ فَأَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ بِجُنُودِهِ فَغَشِيَهُم مِّنَ الْيَمِّ

اور نہ خطرہ ف۳ تو ان کے پیچھے فرعون پڑا اپنے لشکر لیکر ف۴ تو انہیں دریا نے ڈھانپ لیا جیسا ڈھانپ لیا

مَا غَشِيَهُمْ ﴿٧٨﴾ وَأَضَلَّ فِرْعَوْنُ قَوْمَهُ وَمَا هَدَىٰ ﴿٧٩﴾ يَا بَنِي

ف۵ اور فرعون نے اپنی قوم کو گمراہ کیا اور راہ نہ دکھائی ف۶ اے

إِسْرَائِيلَ قَدْ أَنجَيْنَاكُم مِّنْ عَدُوِّكُمْ وَوَاعَدْنَاكُمْ جَانِبَ الطُّورِ

بنی اسرائیل بیشک ہم نے تم کو تمہارے دشمن ف۷ سے نجات دی اور تمہیں طور کی دہنی طرف کا وعدہ

الْأَيْمَنَ وَنَزَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوَىٰ ﴿٨٠﴾ كُلُوا مِن طَيِّبَاتِ مَا

دیا ف۸ اور تم پر من اور سلویٰ اُتارا ف۹ کھاؤ جو پاک چیزیں ہم نے تمہیں

رَزَقْنَاكُمْ وَلَا تَطْغَوْا فِيهِ فَيَحِلَّ عَلَيْكُمْ غَضَبِي ۖ وَمَن يَحْلِلْ

روزی دیں اور اس میں زیادتی نہ کرو ف۱۰ کہ تم پر میرا غضب اُترے اور جس پر میرا

عَلَيْهِ غَضَبِي فَقَدْ هَوَىٰ ﴿٨١﴾ وَإِنِّي لَغَفَّارٌ لِّمَن تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ

غضب اُترا بے شک وہ گرا ف۱۱ اور بیشک میں بہت بخشنے والا ہوں اُسے جس نے توبہ کی ف۱۲ اور ایمان لایا اور

صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدَىٰ ﴿٨٢﴾ وَمَا أَعْجَلَكَ عَن قَوْمِكَ يَا مُوسَىٰ ﴿٨٣﴾ قَالَ هُمْ

اچھا کام کیا پھر ہدایت پر رہا ف۱۳ اور تو نے اپنی قوم سے کیوں جلدی کی اے موسیٰ ف۱۴ عرض کی کہ وہ

أُولَاءِ عَلَىٰ أَثَرِي وَعَجِلْتُ إِلَيْكَ رَبِّ لِتَرْضَىٰ ﴿٨٤﴾ قَالَ فَإِنَّا قَدْ

یہ ہیں میرے پیچھے اور اے میرے رب تیری طرف میں جلدی کرکے حاضر ہوا کہ تو راضی ہو ف۱۵ فرمایا تو ہم نے تیرے

فَتَنَّا قَوْمَكَ مِن بَعْدِكَ وَأَضَلَّهُمُ السَّامِرِيُّ ﴿٨٥﴾ فَرَجَعَ مُوسَىٰ

آنے کے بعد تیری قوم کو ف۱۶ بلا میں ڈالا اور انہیں سامری نے گمراہ کر دیا ف۱۷ تو موسیٰ

إِلَىٰ قَوْمِهِ غَضْبَانَ أَسِفًا ۚ قَالَ يَا قَوْمِ أَلَمْ يَعِدْكُمْ رَبُّكُمْ وَعْدًا

اپنی قوم کی طرف پلٹا ف۱۸ غصہ میں بھرا افسوس کرتا ف۱۹ کہا اے میری قوم کیا تم سے تمہارے رب نے اچھا وعدہ نہ کیا تھا

حَسَنًا ۚ أَفَطَالَ عَلَيْكُمُ الْعَهْدُ أَمْ أَرَدتُّمْ أَن يَحِلَّ عَلَيْكُمْ غَضَبٌ

ف۲۰ کیا تم پر مدت لمبی گزری یا تم نے چاہا کہ تم پر تمہارے رب کا غضب اُترے

ف۱ مصر سے اور جب دریا کے کنارے پہونچیں اور فرعونی لشکر پیچھے سے آئے تو اندیشہ نہ کر

ف۲ اپنا عصا مار کر

ف۳ دریا میں غرق ہونے کا موسیٰ علیہ السلام حکم الٰہی پا کر شب کے اول وقت ستر ہزار بنی اسرائیل کو ہمراہ لیکر مصر سے روانہ ہو گئے

ف۴ جنہیں چھ لاکھ قبطی تھے

ف۵ وہ غرق ہو گئے اور پانی اُنکے سروں سے اونچا ہو گیا

ف۶ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنے اور احسان کا ذکر کیا اور فرمایا

ف۷ یعنی فرعون اور اس کی قوم

ف۸ کہ ہم موسیٰ علیہ السلام کو وہاں توریت عطا فرمائیں گے جس پر عمل کیا جائے

ف۹ تیہ میں اور فرمایا۔

ف۱۰ ناشکری اور کفران نعمت کرکے اور ان نعمتوں کو معاصی اور گناہوں میں خرچ کرکے یا ایک دوسرے پر ظلم کرکے

ف۱۱ جہنم میں اور ہلاک ہوا

ف۱۲ شرک سے

ف۱۳ تا دم آخر

ف۱۴ حضرت موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام جب اپنی قوم میں سے ستر آدمیوں کو منتخب کرکے توریت لینے طور پر تشریف لے گئے پھر کلام پروردگار کے شوق میں ان سے آگے بڑھ گئے انہیں پیچھے چھوڑ دیا اور فرمادیا کہ میرے پیچھے پیچھے چلے آؤ اس پر اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا وما اعجلک تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے

منزل ۴

ف۱۵ یعنی تیری رضا اور زیادہ ہو مسئلہ اس آیت سے اجتہاد کا جواز ثابت ہوا (مدارک)

ف۱۶ جنہیں آپنے حضرت ہارون علیہ السلام کیساتھ چھوڑا ہے

ف۱۷ گوسالہ پرستی کی دعوت دیکر مسئلہ اس آیت میں اضلال یعنی گمراہ کرنے کی نسبت سامری کی طرف فرمائی گئی کیونکہ وہ اس کا سبب و باعث ہوا اس سے ثابت ہوا کہ کسی چیز کو سبب کی طرف نسبت کرنا جائز ہے اسی طرح کہہ سکتے ہیں ماں باپ نے پرورش کی دینی پیشواؤں نے ہدایت کی اولیاء نے حاجت روائی فرمائی بزرگوں نے بلا دفع کی مفسرین نے فرمایا ہے کہ امور ظاہر میں منتفاد سبب کی طرف منسوب کر دیے جاتے ہیں اگرچہ حقیقت میں انکا موجد اللہ تعالیٰ ہے اور قرآن کریم میں ایسی نسبتیں بکثرت وارد ہیں (خازن)

ف۱۸ چالیس دن پورے کرکے توریت لیکر

ف۱۹ اُن کے حال پر

ف۲۰ کہ وہ تمہیں توریت عطا فرمائے گا جس میں ہدایت ہے نور ہے ہزار سورتیں ہیں ہر سورت میں ہزار آیتیں ہیں۔

مِّن رَّبِّكُمْ فَأَخْلَفْتُم مَّوْعِدِي ﴿٨٦﴾ قَالُوا مَا أَخْلَفْنَا مَوْعِدَكَ بِمَلْكِنَا

تو تم نے میرا وعدہ خلاف کیا ف۱ بولے ہم نے آپ کا وعدہ اپنے اختیار سے خلاف نہ کیا

وَلَٰكِنَّا حُمِّلْنَا أَوْزَارًا مِّن زِينَةِ الْقَوْمِ فَقَذَفْنَاهَا فَكَذَٰلِكَ أَلْقَى

لیکن ہم سے کچھ بوجھ اٹھوائے گئے اس قوم کے گہنے کے ف۲ تو ہم نے انہیں ف۳ ڈال دیا پھر اسی طرح سامری

السَّامِرِيُّ ﴿٨٧﴾ فَأَخْرَجَ لَهُمْ عِجْلًا جَسَدًا لَّهُ خُوَارٌ فَقَالُوا هَٰذَا إِلَٰهُكُمْ وَإِلَٰهُ

نے ڈالا ف۴ تو اس نے انکے لیے ایک بچھڑا نکالا بے جان کا دھڑ گائے کی طرح بولتا ف۵ تو بولے ف۶ یہ ہے تمہارا معبود

مُوسَىٰ فَنَسِيَ ﴿٨٨﴾ أَفَلَا يَرَوْنَ أَلَّا يَرْجِعُ إِلَيْهِمْ قَوْلًا وَلَا يَمْلِكُ

اور موسیٰ کا معبود موسیٰ تو بھول گئے ف۷ تو کیا نہیں دیکھتے کہ وہ ف۸ انہیں کسی بات کا جواب نہیں دیتا اور ان کے کسی

لَهُمْ ضَرًّا وَلَا نَفْعًا ﴿٨٩﴾ وَلَقَدْ قَالَ لَهُمْ هَارُونُ مِن قَبْلُ يَا قَوْمِ

برے بھلے کا اختیار نہیں رکھتا ف۹ اور بیشک ان سے ہارون نے اس سے پہلے کہا تھا کہ اے میری قوم یونہی ہے

إِنَّمَا فُتِنتُم بِهِ ۖ وَإِنَّ رَبَّكُمُ الرَّحْمَٰنُ فَاتَّبِعُونِي وَأَطِيعُوا أَمْرِي ﴿٩٠﴾

کہ تم اس کے سبب فتنے میں پڑے ف۱۰ اور بیشک تمہارا رب رحمٰن ہے تو میری پیروی کرو اور میرا حکم مانو

قَالُوا لَن نَّبْرَحَ عَلَيْهِ عَاكِفِينَ حَتَّىٰ يَرْجِعَ إِلَيْنَا مُوسَىٰ ﴿٩١﴾ قَالَ

بولے ہم تو اس پر آسن مارے جمے رہیں گے ف۱۱ جبتک ہمارے پاس موسیٰ لوٹ کے آئیں ف۱۲ موسیٰ نے کہا

يَا هَارُونُ مَا مَنَعَكَ إِذْ رَأَيْتَهُمْ ضَلُّوا ﴿٩٢﴾ أَلَّا تَتَّبِعَنِ ۖ أَفَعَصَيْتَ

اے ہارون تمہیں کس بات نے روکا تھا جب تم نے انہیں گمراہ ہوتے دیکھا تھا کہ میرے پیچھے آتے ف۱۳ تو کیا تم نے میرا

أَمْرِي ﴿٩٣﴾ قَالَ يَا ابْنَ أُمَّ لَا تَأْخُذْ بِلِحْيَتِي وَلَا بِرَأْسِي ۖ إِنِّي خَشِيتُ

حکم نہ مانا کہا اے میرے ماں جائے نہ میری ڈاڑھی پکڑو اور نہ میرے سر کے بال مجھے یہ ڈر ہوا کہ

أَن تَقُولَ فَرَّقْتَ بَيْنَ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَلَمْ تَرْقُبْ قَوْلِي ﴿٩٤﴾ قَالَ

تم کہو گے تم نے بنی اسرائیل میں تفرقہ ڈال دیا اور تم نے میری بات کا انتظار نہ کیا ف۱۴ موسیٰ نے کہا

فَمَا خَطْبُكَ يَا سَامِرِيُّ ﴿٩٥﴾ قَالَ بَصُرْتُ بِمَا لَمْ يَبْصُرُوا بِهِ

اب تیرا کیا حال ہے اے سامری ف۱۵ بولا میں نے وہ دیکھا جو لوگوں نے نہ دیکھا ف۱۶

فَقَبَضْتُ قَبْضَةً مِّنْ أَثَرِ الرَّسُولِ فَنَبَذْتُهَا وَكَذَٰلِكَ سَوَّلَتْ

تو ایک مٹھی بھر لی فرشتے کے نشان سے پھر اسے ڈال دیا ف۱۷ اور میرے

ف۱ اور ایسا ناقص کام کیا کہ گوسالہ کو پوجنے لگے تمہارا وعدہ تو مجھ سے یہ تھا کہ میرے حکم کی اطاعت کرو گے اور میرے دین پر قائم رہو گے

ف۲ یعنی قوم فرعون کے زیوروں کے جو بنی اسرائیل نے ان لوگوں سے عاریت کے طور پر مانگ لیے تھے

ف۳ سامری کے حکم سے آگ میں

ف۴ ان زیوروں کو جو اس کے پاس تھے اور اس خاک کو جو حضرت جبریل علیہ السلام کے گھوڑے کے قدم کے نیچے سے اس نے حاصل کی تھی

ف۵ یہ بچھڑا سامری نے بنایا اور اس میں کچھ سوراخ اس طرح رکھے کہ جب ان میں ہوا داخل ہو تو اس کو بچھڑے کی آواز کی طرح آواز پیدا ہو ایک قول یہ بھی ہے کہ وہ اسپ جبریل کی خاک زیر قدم ڈالنے سے زندہ ہو کر بچھڑے کی طرح بولتا تھا

ف۶ سامری اور اس کے متبعین

ف۷ یعنی موسیٰ معبود کو بھول گئے اور اسکو یہاں چھوڑ کر اس کی جستجو میں طور پر چلے گئے (معاذ اللہ) بعض مفسرین نے کہا کہ نسی کا فاعل سامری ہے اور معنی یہ ہیں کہ سامری نے جو بچھڑے کو معبود بنایا وہ اپنے رب کو بھول گیا یا وہ حدوث اجسام سے استدلال کرنا بھول گیا

ع ۱۳

ف۸ بچھڑا

ف۹ خطاب سے بھی عاجز اور نفع و ضرر سے بھی وہ کس طرح معبود ہو سکتا ہے

منزل ۴

ف۱۰ تو اسے نہ پوجو

ف۱۱ گوسالہ پرستی پر قائم رہیں گے اور تمہاری بات نہ مانیں گے

ف۱۲ اس پر حضرت ہارون علیہ السلام ان سے علیحدہ ہو گئے اور ان کے ساتھ بارہ ہزار وہ لوگ جنہوں نے بچھڑے کی پرستش نہ کی تھی جب حضرت موسیٰ علیہ السلام واپس تشریف لائے تو آپ نے انکے شور مچانے اور باجے بجانے کی آوازیں سنیں جو بچھڑے کے گرد ناچتے تھے تب آپ نے اپنے ستر ہمراہیوں سے فرمایا یہ فتنہ کی آواز ہے جب قریب پہنچے اور حضرت ہارون کو دیکھا تو غیرت دینی سے جو آپ کی سرشت تھی جوش میں آ کر ان کے سر کے بال داہنے ہاتھ میں اور ڈاڑھی بائیں میں پکڑی اور

ف۱۳ اور مجھے خبر دیتے یعنی جب انہوں نے تمہاری بات نہ مانی تھی تو تم مجھ سے کیوں نہیں آ ملے کہ تمہارا ان سے جدا ہونا بھی ان کے حق میں ایک زجر ہوتا

ف۱۴ یہ سنکر حضرت موسیٰ علیہ السلام سامری کی طرف متوجہ ہوئے چنانچہ

ف۱۵ تو نے ایسا کیوں کیا اس کی وجہ بتا

ف۱۶ یعنی میں نے حضرت جبریل علیہ السلام کو دیکھا اور ان کو پہچان لیا وہ اسپ حیات پر سوار تھے میرے دل میں یہ بات آئی کہ میں انکے گھوڑے کے نشان قدم کی خاک لے لوں

ف۱۷ اس بچھڑے میں جسکو بنایا تھا۔

إِلَىٰ نَفْسِي ۹۶ قَالَ فَاذْهَبْ فَإِنَّ لَكَ فِي الْحَيَاةِ أَن تَقُولَ
جی کو یہی بھلا لگا ف۱ کہا تو چلتا بن ف۲ کہ دنیا کی زندگی میں تیری سزا یہ ہے کہ ف۳ تو کہے چھو نہ جا
لَا مِسَاسَ ۖ وَإِنَّ لَكَ مَوْعِدًا لَّن تُخْلَفَهُ ۖ وَانظُرْ إِلَىٰ إِلَٰهِكَ
ف۴ اور بے شک تیرے لیے ایک وعدہ کا وقت ہے ف۵ جو تجھ سے خلاف نہ ہوگا
الَّذِي ظَلْتَ عَلَيْهِ عَاكِفًا ۖ لَّنُحَرِّقَنَّهُ ثُمَّ لَنَنسِفَنَّهُ فِي الْيَمِّ نَسْفًا ۹۷
اور اپنے اس معبود کو دیکھ کہ جس کے سامنے تو دن بھر آسن مارے رہا ف۶ قسم ہے ہم ضرور اسے جلائینگے پھر ریزہ ریزہ کرکے دریا میں بہاکر
إِنَّمَا إِلَٰهُكُمُ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۚ وَسِعَ كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ۹۸
ف۷ تمہارا معبود تو وہی اللہ ہے جس کے سوا کسی کی بندگی نہیں ہر چیز کو اس کا علم محیط ہے
كَذَٰلِكَ نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ أَنبَاءِ مَا قَدْ سَبَقَ ۚ وَقَدْ آتَيْنَاكَ
ہم ایسا ہی تمہارے سامنے اگلی خبریں بیان فرماتے ہیں اور ہم نے تم کو اپنے
مِن لَّدُنَّا ذِكْرًا ۹۹ مَّنْ أَعْرَضَ عَنْهُ فَإِنَّهُ يَحْمِلُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
پاس سے ایک ذکر عطا فرمایا ف۸ جو اس سے منہ پھیرے ف۹ تو بیشک وہ قیامت کے دن ایک بوجھ
وِزْرًا ۱۰۰ خَالِدِينَ فِيهِ ۖ وَسَاءَ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حِمْلًا ۱۰۱ يَوْمَ
اُٹھائے گا ف۱۰ وہ ہمیشہ اس میں رہیں گے ف۱۱ اور وہ قیامت کے دن اُنکے حق میں کیا ہی بُرا بوجھ ہوگا جس دن
يُنفَخُ فِي الصُّورِ ۚ وَنَحْشُرُ الْمُجْرِمِينَ يَوْمَئِذٍ زُرْقًا ۱۰۲ يَتَخَافَتُونَ
صور پھونکا جائے گا ف۱۲ اور ہم اُس دن مجرموں کو ف۱۳ اُٹھائیں گے نیلی آنکھیں ف۱۴ آپس میں چپکے
بَيْنَهُمْ إِن لَّبِثْتُمْ إِلَّا عَشْرًا ۱۰۳ نَّحْنُ أَعْلَمُ بِمَا يَقُولُونَ إِذْ يَقُولُ
چپکے کہتے ہونگے کہ تم دنیا میں نہ رہے مگر دس رات ف۱۵ ہم خوب جانتے ہیں جو وہ ف۱۶ کہیں گے جبکہ اُن میں
أَمْثَلُهُمْ طَرِيقَةً إِن لَّبِثْتُمْ إِلَّا يَوْمًا ۱۰۴ وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْجِبَالِ
سب سے بہتر رائے والا کہے گا کہ تم صرف ایک ہی دن رہے تھے ف۱۷ اور تم سے پہاڑوں کو پوچھتے ہیں ف۱۸
فَقُلْ يَنسِفُهَا رَبِّي نَسْفًا ۱۰۵ فَيَذَرُهَا قَاعًا صَفْصَفًا ۱۰۶ لَّا تَرَىٰ
تم فرماؤ انہیں میرا رب ریزہ ریزہ کرکے اُڑا دیگا تو زمین کو پٹ پر ہموار کر چھوڑے گا کہ تو اس میں
فِيهَا عِوَجًا وَلَا أَمْتًا ۱۰۷ يَوْمَئِذٍ يَتَّبِعُونَ الدَّاعِيَ لَا عِوَجَ
نیچا اونچا کچھ نہ دیکھے اس دن پکارنے والے کے پیچھے دوڑیں گے ف۱۹ اس میں کجی نہ ہوگی ف۲۰

ف۱ اور یہ فعل میں نے اپنی ہی ہوائے نفس سے کیا کوئی دوسرا اس کا باعث و محرک نہ تھا اس پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ف۲ دور ہو جا ف۳ جب تجھ سے کوئی ملنا چاہے جو تیرے حال سے واقف نہ ہو تو اس سے ف۴ یعنی سب سے علیحدہ رہنا نہ تجھ سے کوئی چھوئے نہ تو کسی سے چھوئے لوگوں سے ملنا اس سے بالکلیہ طور پر ممنوع قرار دیا گیا اور ملاقات مکالمت خرید و فروخت ہر ایک کے ساتھ حرام کر دی گئی اور اگر اتفاقاً کوئی اس سے چھو جاتا تو وہ اور چھونے والا دونوں شدید بخار میں مبتلا ہوتے وہ جنگل میں یہی شور مچاتا پھرتا تھا کہ کوئی چھو نہ جانا اور وحشیوں اور درندوں میں زندگی کے دن نہایت تلخی و وحشت میں گزارتا تھا ف۵ یعنی عذاب کے وعدے کا آخرت میں بعد اس عذاب دنیا کے تیرے شرک و فساد انگیزی پر ف۶ اور اس کی عبادت پر قائم رہا ف۷ چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایسا کیا اور جب آپ سامری کے اس فساد کو مٹا چکے تو بنی اسرائیل سے مخاطب فرما کر دین حق کا بیان فرمایا اور ارشاد کیا ف۸ یعنی قرآن پاک کہ وہ ذکر عظیم ہے اور جو اس کی طرف متوجہ ہو اس کیلئے اس کتاب کریم میں نجات اور برکتیں ہیں اور اس کتاب مقدس میں اُمم ماضیہ کے ایسے حالات کا ذکر و بیان ہے جو فکر کرنے اور عبرت حاصل کرنے کے لائق ہیں ف۹ یعنی قرآن سے اور اس پر ایمان نہ لائے اور اس کی ہدایتوں سے فائدہ نہ اُٹھائے ف۱۰ گناہوں کا بار گراں ف۱۱ یعنی اس گناہ کے عذاب میں ف۱۲ لوگوں کو محشر میں حاضر کرنے کے لیے مراد اس سے نفخۂ ثانیہ ہے ف۱۳ یعنی کافروں کو اس حال میں ف۱۴ اور کالے منہ ف۱۵ آخرت کے اہوال اور وہاں کے خوفناک منازل دیکھکر انہیں زندگانی دنیا کی مدت بہت قلیل معلوم ہوگی ف۱۶ آپس میں ایک دوسرے سے ف۱۷ بعض مفسرین نے کہا کہ وہ اس دن کے شدائد دیکھکر اپنے دنیا میں رہنے کی مقدار بھول جائینگے ف۱۸ شانِ نزول حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ قبیلہ ثقیف کے ایک آدمی نے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ قیامت کے دن پہاڑوں کا کیا حال ہوگا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی ف۱۹ جو انہیں روز قیامت موقف کی طرف بلائیگا اور ندا کرے گا کہ چلو رحمٰن کے حضور پیش ہونے کو اور یہ پکارنے والے حضرت اسرافیل ہوں گے ف۲۰ اور اس دعوت سے کوئی انحراف نہ کر سکے گا

منزل ۴

ع ۵ ۱۵ ۱۴

لَهٗ ۚ وَخَشَعَتِ الْاَصْوَاتُ لِلرَّحْمٰنِ فَلَا تَسْمَعُ اِلَّا هَمْسًا ﴿١٠٨﴾ يَوْمَئِذٍ

اور سب آوازیں رحمٰن کے حضور ف۱ پست ہو کر رہ جائینگی تو تو نہ سُنے گا مگر بہت آہستہ آواز ف۲ اس دن کسی کی

لَّا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَرَضِيَ لَهٗ قَوْلًا ﴿١٠٩﴾

شفاعت کام نہ دے گی مگر اس کی جسے رحمٰن نے ف۳ اذن دیدیا ہے اور اسکی بات پسند فرمائی

يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِهٖ عِلْمًا ﴿١١٠﴾ وَ

وہ جانتا ہے جو کچھ اُن کے آگے ہے اور جو کچھ اُنکے پیچھے ف۴ اور اُنکا علم اسے نہیں گھیر سکتا ف۵ اور

عَنَتِ الْوُجُوْهُ لِلْحَيِّ الْقَيُّوْمِ ۭ وَقَدْ خَابَ مَنْ حَمَلَ ظُلْمًا ﴿١١١﴾ وَ

سب منہ جھک جائیں گے اس زندہ قائم رکھنے والیکے حضور ف۶ اور بیشک نامراد رہا جس نے ظلم کا بوجھ لیا ف۷ اور

مَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا يَخٰفُ ظُلْمًا وَّلَا هَضْمًا ﴿١١٢﴾

جو کچھ نیک کام کرے اور ہو مسلمان تو اُسے نہ زیادتی کا خوف ہوگا نہ نقصان کا ف۸

وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا وَّصَرَّفْنَا فِيْهِ مِنَ الْوَعِيْدِ

اور یوں ہی ہم نے اُسے عربی قرآن اُتارا اور اس میں طرح طرح سے عذاب کے وعدے دئیے

لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ اَوْ يُحْدِثُ لَهُمْ ذِكْرًا ﴿١١٣﴾ فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۚ

ف۹ کہ کہیں اُنھیں ڈر ہو یا اُن کے دل میں کچھ سوچ پیدا کرے ف۱۰ تو سب سے بلند ہے اللہ سچا بادشاہ

وَلَا تَعْجَلْ بِالْقُرْاٰنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يُّقْضٰٓى اِلَيْكَ وَحْيُهٗ ۡ وَقُلْ

ف۱۱ اور قرآن میں جلدی نہ کرو جبتک اس کی وحی تمھیں پوری نہ ہولے ف۱۲ اور عرض کرو

رَّبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا ﴿١١٤﴾ وَلَقَدْ عَهِدْنَآ اِلٰٓى اٰدَمَ مِنْ قَبْلُ فَنَسِيَ وَ

کہ اے میرے رب مجھے علم زیادہ دے اور بیشک ہم نے آدم کو اس سے پہلے ایک تاکیدی حکم دیا تھا ف۱۳ تو

لَمْ نَجِدْ لَهٗ عَزْمًا ﴿١١٥﴾ وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ

وہ بھول گیا اور ہم نے اسکا قصد نہ پایا اور جب ہم نے فرشتوں سے فرمایا کہ آدم کو سجدہ کرو تو سب سجدہ میں گرے مگر

اِبْلِيْسَ ۭ اَبٰى ﴿١١٦﴾ فَقُلْنَا يٰٓاٰدَمُ اِنَّ هٰذَا عَدُوٌّ لَّكَ وَلِزَوْجِكَ فَلَا

ابلیس اُس نے نہ مانا تو ہم نے فرمایا اے آدم بیشک یہ تیرا اور تیری بی بی کا دشمن ہے ف۱۴ تو ایسا نہ ہو کہ وہ تم دونوں کو

يُخْرِجَنَّكُمَا مِنَ الْجَنَّةِ فَتَشْقٰى ﴿١١٧﴾ اِنَّ لَكَ اَلَّا تَجُوْعَ فِيْهَا وَلَا تَعْرٰى ﴿١١٨﴾

جنت سے نکالدے پھر تو مشقت میں پڑے ف۱۵ بیشک تیرے لیے جنت میں یہ ہے کہ نہ تو بھوکا ہو نہ ننگا ہو

ف۱ ہیبت وجلال سے
ف۲ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا ایسی کہ اس میں صرف لبوں کی جنبش ہوگی
ف۳ شفاعت کرنے کا
ف۴ یعنی تمام ماضیات و مستقبلات اور جملہ امور دنیا و آخرت یعنی اللہ تعالیٰ کا علم بندوں کے ذات و صفات اور جملہ حالات کو محیط ہے
ف۵ یعنی تمام کائنات کا علم ذات الٰہی کا احاطہ نہیں کر سکتا اسکی ذات کا ادراک علوم کائنات کی رسائی سے برتر ہے وہ اپنے اسماء و صفات اور آثار قدرت و شیون حکمت سے پہچانا جاتا ہے۔ شعر

کجا دریابد او را عقل چالاک
کہ او بالاتر است از حد ادراک
نظر کن اندر اسماء و صفاتش
کہ واقف نیست کس از کنہ ذاتش

بعض مفسرین نے اس آیت کے معنی یہ بیان کیے ہیں کہ علوم خلق معلومات الٰہیہ کا احاطہ نہیں کر سکتے بظاہر یہ عبارتیں دو ہیں مگر مآل پر نظر رکھنے والے بآسانی سمجھ لیتے ہیں کہ فرق صرف تعبیر کا ہے ف۶ اور ہر ایک شان عجز و نیاز کیساتھ حاضر ہوگا کسی میں سرکشی نہ رہیگی اللہ تعالیٰ کے قہر و حکومت کا ظہور تام ہوگا ف۷ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اس کی تفسیر میں فرمایا جس نے شرک کیا ٹوٹے میں رہا اور بیشک شرک شدید ترین ظلم ہے اور جو اس ظلم کا زیر بار ہو کر موقف قیامت میں آئے اس سے بڑھکر نامراد کون

منزل ٤

ف۸ مسئلہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ طاعت اور نیک اعمال سب کی مقبولیت ایمان کے ساتھ مشروط ہے کہ ایمان ہو تو سب نیکیاں کارآمد ہیں اور ایمان نہ ہو تو سب عمل بیکار ف۹ فرائض کے چھوڑنے اور ممنوعات کا ارتکاب کرنے پر ف۱۰ جس سے اُنھیں نیکیوں کی رغبت اور بدیوں سے نفرت ہو اور وہ پند و نصیحت حاصل کریں ف۱۱ جو اصل مالک ہے اور تمام بادشاہ اس کے محتاج ف۱۲ شان نزول جب حضرت جبریل قرآن کریم لیکر نازل ہوتے تھے تو حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انکے ساتھ ساتھ پڑھتے تھے اور جلدی کرتے تھے

ع ٦ ١١ ١٥

تاکہ خوب یاد ہو جائے اسپر یہ آیت نازل ہوئی فرمایا گیا کہ آپ مشقت نہ اُٹھائیں اور سورہ قیامہ میں اللہ تعالیٰ نے خود ذمہ لیکر آپ کی اور زیادہ تسلی فرمادی ف۱۳ کہ شجرۂ ممنوعہ کے پاس نہ جائیں ف۱۴ اس سے معلوم ہوا کہ صاحب فضل و شرف کی فضیلت کو تسلیم نہ کرنا اور اس کی تعظیم و احترام بجالانے سے اعراض کرنا دلیل حسد و عداوت ہے اس آیت میں شیطان کا حضرت آدم کو سجدہ نہ کرنا آپ کے ساتھ اس کی دشمنی کی دلیل قرار دیا گیا ف۱۵ اور اپنی غذا اور خوراک کیلیے زمین جوتنے کھیتی کرنے دانہ نکالنے پیسنے پکانے کی محنت میں مبتلا ہو اور چونکہ عورت کا نفقہ مرد کے ذمہ ہے اس لیے اس تمام محنت کی نسبت صرف حضرت آدم علیہ السلام کی طرف فرمائی گئی۔

وَأَنَّكَ لَا تَظْمَؤُا فِيهَا وَلَا تَضْحَىٰ ﴿١١٩﴾ فَوَسْوَسَ إِلَيْهِ الشَّيْطَانُ قَالَ

اور یہ کہ تجھے نہ اس میں پیاس لگے نہ دھوپ ف۱ تو شیطان نے اُسے وسوسہ دیا بولا

يَا آدَمُ هَلْ أَدُلُّكَ عَلَىٰ شَجَرَةِ الْخُلْدِ وَمُلْكٍ لَا يَبْلَىٰ ﴿١٢٠﴾ فَأَكَلَا مِنْهَا

اے آدم کیا میں تمہیں بتادوں ہمیشہ جینے کا پیڑ ف۲ اور وہ بادشاہی کہ پرانی نہ پڑے ف۳ تو ان دونوں نے

فَبَدَتْ لَهُمَا سَوْآتُهُمَا وَطَفِقَا يَخْصِفَانِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَرَقِ الْجَنَّةِ وَ

اس میں سے کھالیا اب ان پر انکی شرم کی چیزیں ظاہر ہوئیں ف۴ اور جنت کے پتے اپنے اوپر چپکانے لگے ف۵ اور

عَصَىٰ آدَمُ رَبَّهُ فَغَوَىٰ ﴿١٢١﴾ ثُمَّ اجْتَبَاهُ رَبُّهُ فَتَابَ عَلَيْهِ وَ

آدم سے اپنے رب کے حکم میں لغزش واقع ہوئی تو جو مطلب چاہا تھا اسکی راہ نہ پائی ف۶ پھر اسے اسکے رب نے چن لیا تو اس پر اپنی رحمت سے رجوع فرمائی اور اپنے قرب خاص کی

هَدَىٰ ﴿١٢٢﴾ قَالَ اهْبِطَا مِنْهَا جَمِيعًا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ فَإِمَّا

راہ دکھائی فرمایا تم دونوں مل کر جنت سے اترو تم میں ایک دوسرے کا دشمن ہے پھر اگر تم سب کو

يَأْتِيَنَّكُمْ مِنِّي هُدًى فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَايَ فَلَا يَضِلُّ وَلَا يَشْقَىٰ ﴿١٢٣﴾

میری طرف سے ہدایت آئے ف۷ تو جو میری ہدایت کا پیرو ہوا وہ نہ بہکے ف۸ نہ بدبخت ہو ف۹

وَمَنْ أَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِي فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً ضَنْكًا وَنَحْشُرُهُ يَوْمَ

اور جس نے میری یاد سے منہ پھیرا ف۱۰ تو بیشک اس کے لیے تنگ زندگانی ہے ف۱۱ اور ہم اسے قیامت کے دن

الْقِيَامَةِ أَعْمَىٰ ﴿١٢٤﴾ قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِي أَعْمَىٰ وَقَدْ كُنْتُ بَصِيرًا ﴿١٢٥﴾

اندھا اُٹھائیں گے کہے گا اے رب میرے مجھے تو نے کیوں اندھا اُٹھایا میں تو انکھیارا تھا ف۱۲

قَالَ كَذَٰلِكَ أَتَتْكَ آيَاتُنَا فَنَسِيتَهَا وَكَذَٰلِكَ الْيَوْمَ تُنْسَىٰ ﴿١٢٦﴾ وَ

فرمائے گا یونہیں تیرے پاس ہماری آیتیں آئی تھیں ف۱۳ تو نے اُنھیں بھلادیا اور ایسے ہی آج تیری کوئی خبر نہ لے گا ف۱۴ اور ہم

كَذَٰلِكَ نَجْزِي مَنْ أَسْرَفَ وَلَمْ يُؤْمِنْ بِآيَاتِ رَبِّهِ وَلَعَذَابُ

ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں جو حد سے بڑھے اور اپنے رب کی آیتوں پر ایمان نہ لائے اور بیشک آخرت کا عذاب سب سے سخت تر

الْآخِرَةِ أَشَدُّ وَأَبْقَىٰ ﴿١٢٧﴾ أَفَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ كَمْ أَهْلَكْنَا

اور سب سے دیرپا ہے تو کیا اُنھیں اس سے راہ نہ ملی کہ ہم نے اُن سے پہلے کتنی سنگتیں

قَبْلَهُمْ مِنَ الْقُرُونِ يَمْشُونَ فِي مَسَاكِنِهِمْ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ

ہلاک کردیں ف۱۵ کہ یہ اُن کے بسنے کی جگہ چلتے پھرتے ہیں ف۱۶ بیشک اس میں

ف۱ ہر طرح کا عیش و راحت جنت میں موجود ہے کسب و محنت سے بالکل امن ہے

ف۲ جسکو کھاکر کھانے والے کو دائمی زندگی حاصل ہوجاتی ہے

ف۳ اور اس میں زوال نہ آئے

ف۴ یعنی بہشتی لباس اُن کے جسم سے اتر گئے

ف۵ ستر چھپانے اور جسم ڈھکنے کے لیے

ف۶ اور اس درخت کے کھانے سے دائمی حیات نہ ملی پھر حضرت آدم علیہ السلام توبہ و استغفار میں مشغول ہوئے اور بارگاہ الٰہی میں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وسیلہ سے دعا کی

ف۷ یعنی کتاب اور رسول

ف۸ یعنی دنیا میں

ف۹ آخرت میں کیونکہ آخرت کی بدبختی دنیا میں طریق حق سے بہکنے کا نتیجہ ہے تو جو کوئی کتاب الٰہی اور رسول برحق کا اتباع کرے اور اُن کے حکم کے مطابق چلے وہ دنیا میں بہکنے سے اور آخرت میں اُس کے عذاب و وبال سے نجات پائے گا۔

ف۱۰ اور میری ہدایت سے روگردانی کی

ف۱۱ دنیا میں یا قبر میں یا آخرت میں یا دین میں یا ان سب میں دنیا کی تنگ زندگانی یہ ہے کہ ہدایت کا اتباع نہ کرنے سے عمل بد اور حرام میں مبتلا ہو یا قناعت سے محروم ہوکر گرفتار حرص ہو جائے اور کثرت مال و اسباب سے بھی اسکو فراغ خاطر اور سکون قلب میسر نہ ہو دل ہر چیز کی طلب میں آوارہ ہو اور حرص کے غموں سے کہ یہ نہیں وہ نہیں حال تاریک اور وقت خراب رہے اور مومن متوکل کی طرح اسکو سکون و فراغ حاصل ہی نہ ہو جسکو حیات طیبہ کہتے ہیں قال تعالیٰ فَلَنُحْيِيَنَّهُ حَيَاةً طَيِّبَةً اور قبر کی تنگ زندگانی یہ ہے کہ حدیث شریف میں وارد ہوا کہ کافر پر ننانوے اژدہے اسکی قبر میں مسلط کیے جاتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا (شان نزول) یہ آیت اسود بن عبد العزی مخزومی کے حق میں نازل ہوئی اور قبر کی زندگانی سے مراد قبر کا اس سختی سے دبانا ہے جس سے ایک طرف کی پسلیاں دوسری طرف آجاتی ہیں اور آخرت کی تنگ زندگانی جہنم کے عذاب ہیں جہاں زقوم (تھوہڑ) اور کھولتا پانی اور جہنمیوں کے خون اور انکے پیپ کھانے پینے کو دیئے جائیں گے اور دین میں تنگ زندگانی یہ ہے کہ نیکی کی راہیں تنگ ہوجائیں اور آدمی کسب حرام میں مبتلا ہو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ بندے کو تھوڑا ملے یا بہت اگر خوف خدا نہیں تو اس میں کچھ بھلائی نہیں اور یہ تنگ زندگانی ہے (تفسیر کبیر و خازن و مدارک وغیرہ)

منزل ٤

ف۱۲ دنیا میں

ف۱۳ تو ان پر ایمان نہ لایا اور ف۱۴ جہنم کی آگ میں جلا کریگا ف۱۵ جو رسولوں کو نہیں مانتی تھیں ف۱۶ یعنی قریش اپنے سفروں میں انکے دیار پر گزرتے ہیں اور ان کی ہلاکت کے نشان دیکھتے ہیں۔

لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي النُّهٰى ﴿١٢٨﴾ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَكَانَ

نشانیاں ہیں عقل والوں کو ف۱ اور اگر تمہارے رب کی ایک بات نہ گزر چکی ہوتی ف۲ تو ضرور عذاب انہیں

لِزَامًا وَّاَجَلٌ مُّسَمًّى ﴿١٢٩﴾ فَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ

ف۳ لپٹ جاتا اور اگر نہ ہوتا ایک وعدہ ٹھہرایا ہوا ف۴ تو اُن کی باتوں پر صبر کرو اور اپنے رب کو سراہتے ہوئے اُسکی پاکی بولو

قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا ۚ وَمِنْ اٰنَآئِ الَّيْلِ فَسَبِّحْ

سورج چمکنے سے پہلے ف۵ اور اس کے ڈوبنے سے پہلے ف۶ اور رات کی گھڑیوں میں اُس کی پاکی بولو ف۷

وَاَطْرَافَ النَّهَارِ لَعَلَّكَ تَرْضٰى ﴿١٣٠﴾ وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ اِلٰى

اور دن کے کناروں پر ف۸ اس امید پر کہ تم راضی ہو ف۹ اور اے سننے والے اپنی آنکھیں نہ پھیلا اس کی طرف

مَا مَتَّعْنَا بِهٖۤ اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ زَهْرَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۙ لِنَفْتِنَهُمْ

جو ہم نے کافروں کے جوڑوں کو برتنے کیلئے دی ہے جیتی دنیا کی تازگی ف۱۰ کہ ہم انہیں اسکے سبب فتنہ میں

فِيْهِ ۚ وَرِزْقُ رَبِّكَ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ﴿١٣١﴾ وَاْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ

ڈالیں ف۱۱ اور تیرے رب کا رزق ف۱۲ سب اچھا اور سب دیرپا ہے اور اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دے اور

وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا ۚ لَا نَسْـَٔلُكَ رِزْقًا ۚ نَحْنُ نَرْزُقُكَ ۚ وَالْعَاقِبَةُ

خود اس پر ثابت رہ کچھ ہم تجھ سے روزی نہیں مانگتے ف۱۳ ہم تجھے روزی دینگے ف۱۴ اور انجام کا بھلا پرہیزگاری

لِلتَّقْوٰى ﴿١٣٢﴾ وَقَالُوْا لَوْلَا يَاْتِيْنَا بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ ۚ اَوَلَمْ تَاْتِهِمْ

کے لیے اور کافر بولے یہ ف۱۵ اپنے رب کے پاس سے کوئی نشانی کیوں نہیں لاتے ف۱۶ اور کیا انہیں اسکا

بَيِّنَةُ مَا فِي الصُّحُفِ الْاُوْلٰى ﴿١٣٣﴾ وَلَوْ اَنَّآ اَهْلَكْنٰهُمْ بِعَذَابٍ

بیان نہ آیا جو اگلے صحیفوں میں ہے ف۱۷ اور اگر ہم انہیں کسی عذاب سے ہلاک کر دیتے

مِّنْ قَبْلِهٖ لَقَالُوْا رَبَّنَا لَوْلَاۤ اَرْسَلْتَ اِلَيْنَا رَسُوْلًا فَنَتَّبِعَ اٰيٰتِكَ

رسول کے آنے سے پہلے تو ف۱۸ ضرور کہتے اے ہمارے رب تو نے ہماری طرف کوئی رسول کیوں نہ بھیجا کہ ہم تیری آیتوں پر

مِنْ قَبْلِ اَنْ نَّذِلَّ وَنَخْزٰى ﴿١٣٤﴾ قُلْ كُلٌّ مُّتَرَبِّصٌ فَتَرَبَّصُوْا ۚ

چلتے قبل اس کے کہ ذلیل و رسوا ہوتے تم فرماؤ سب راہ دیکھ رہے ہیں ف۱۹ تو تم بھی راہ دیکھو

فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ اَصْحٰبُ الصِّرَاطِ السَّوِيِّ وَمَنِ اهْتَدٰى ﴿١٣٥﴾ ع

تو اب جان جاؤ گے ف۲۰ کہ کون ہیں سیدھی راہ والے اور کس نے ہدایت پائی

ف۱ جو عبرت حاصل کریں اور سمجھیں کہ انبیاء کی تکذیب اور اُن کی مخالفت کا انجام بُرا ہے ف۲ یعنی یہ کہ امت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عذاب میں تاخیر کیا جائے گی ف۳ دنیا ہی میں ف۴ یعنی روز قیامت ف۵ اس سے نماز فجر مراد ہے ف۶ اس سے ظہر و عصر کی نمازیں مراد ہیں جو دن کے نصف اخیر میں آفتاب کے زوال و غروب کے درمیان واقع ہیں ف۷ یعنی مغرب و عشا کی نمازیں پڑھو ف۸ فجر و مغرب کی نمازیں ان کی تاکیداً تکرار فرمائی گئی اور بعض مفسرین قبل غروب سے نماز عصر اور اطراف نہار سے ظہر مراد لیتے ہیں انکی توجیہ یہ ہے کہ نماز ظہر زوال کے بعد ہے اور اسوقت دن کے نصف اول اور نصف آخر کے اطراف ملتے ہیں نصف اول کی انتہا ہے اور نصف آخر کی ابتدا (مدارک وخازن) ف۹ اللہ کے فضل و عطا اور اس کے انعام و اکرام سے کہ تمہیں امت کے حق میں شفیع بنا کر تمہاری شفاعت قبول فرمائے اور تمہیں راضی کرے جیسا کہ اس نے فرمایا ہے وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى ف۱۰ یعنی اصناف و اقسام کفار یہود و نصاریٰ وغیرہ کو جو دنیوی ساز و سامان دیا ہے مؤمن کو چاہیے کہ اسکو استحسان و اعجاب کی نظر سے نہ دیکھے حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نافرمانوں کے طمطراق نہ دیکھو لیکن یہ دیکھو کہ گناہ اور معصیت کی ذلت کسطرح انکی گردنوں سے نمودار ہے ف۱۱ اسطرح کہ جتنی انپر نعمت زیادہ ہوتی جائے اتنی سرکشی اور انکا طغیان بڑھے اور وہ سزائے آخرت کے سزاوار ہوں ف۱۲ یعنی جنت اور اس کی نعمتیں ف۱۳ اور اسکا مکلف نہیں کرتے کہ ہماری خلق کو روزی دے یا اپنے نفس اور اپنے اہل کی روزی کا ذمہ دار ہو بلکہ ف۱۴ اور انہیں بھی تو روزی کے غم میں نہ پڑ اپنے دل کو امر آخرت کے لیے فارغ رکھ کہ جو اللہ کے کام میں ہوتا ہے اللہ اس کی کارسازی کرتا ہے ف۱۵ یعنی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ف۱۶ جو انکی صحت نبوت پر دلالت کرے باوجودیکہ آیات کثیرہ آچکی تھیں اور معجزات کا متواتر ظہور ہو رہا تھا پھر کفار ان سب سے اندھے بنے اور انھوں نے حضور کی نسبت یہ کہدیا کہ آپ اپنے رب کے پاس سے کوئی نشانی کیوں نہیں لاتے اس کے جواب میں اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے ف۱۷ یعنی قرآن اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بشارت اور آپ کی نبوت و بعثت کا ذکر یہ کیسے اعظم آیات ہیں ان کے ہوتے ہوئے اور کسی نشانی کی طلب کرنے کا کیا موقع ہے ف۱۸ روز قیامت ف۱۹ ہم بھی اور تم بھی شان نزول مشرکین نے کہا تھا کہ ہم زمانہ کے حوادث اور انقلاب کا انتظار کرتے ہیں کہ کب مسلمانوں پر آئیں اور انکا قصہ تمام ہو اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور بتایا گیا کہ تم مسلمانوں کی تباہی و بربادی کا انتظار کر رہے ہو اور مسلمان تمہارے عقوبت و عذاب کا انتظار کر رہے ہیں ف۲۰ جب خدا کا حکم آئے گا اور قیامت قائم ہوگی۔

ع ۷ ١٣ ١٦

منزل ۴

ع ۸ ٧ ١٧